صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

رپورٹ

بابت سوال نمبر 354

اور درخواست بمراد قانون سازی برائے ڈینٹل ٹیکنیشن

(دسمبر 2018ء تا جنوری 2019ء)

مجلس قائمہ نمبر 12 برائے محکمہ صحت

خلاصہ

مجلس قائمہ نمبر 12 برائے محکمہ صحت اسمبلی کی طرف سے حوالہ کردہ سوال نمبر 354 اور از خود نوٹس پر لیئے گئے درخواست منجانب جناب عزیز اللہ صاحب، چیئرمین خیبر پختونخوا ڈینٹل ٹیکنیشن پر رپورٹ ایوان میں پیش کی جاتی ہے۔

ٹرمز آف ریفرنس

مجلس ھٰذا نے درج بالا اُمور پر درج ذیل حوالے سے غور کیا۔

(1) سوال نمبر 354:-

(الف) پائیدار ترقی کے اہداف (Sustainable Development Goals) کے تحت یونیورسل ہیلتھ کوریج کے حصول کے لئے سفارشات مرتب کرنا، اور

(ب) صحت انصاف کارڈ کی غیر منصفانہ تقسیم کی تحقیقات۔

(2) درخواست بمراد قانون سازی برائے ڈینٹل ٹیکنیشن منجانب جناب عزیز اللہ صاحب، چیئرمین خیبر پختونخوا ڈینٹل ٹیکنیشن ایسوسی ایشن

کمیٹی ممبران

1-	جناب ہشام انعام اللہ صاحب،	وزیر برائے محکمہ صحت
2-	محترمہ ڈاکٹر سمیرا شمس صاحبہ،	ایم پی اے / چیئرپرسن
3-	جناب ظہور خان صاحب،	ایم پی اے
4-	جناب لیاقت علی صاحب،	ایم پی اے
5-	جناب وقار احمد خان صاحب،	ایم پی اے
6-	جناب ظاہر شاہ طورو صاحب،	ایم پی اے
7-	جناب صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب،	ایم پی اے
8-	جناب مصور خان صاحب،	ایم پی اے
9-	محترمہ آسیہ اسد صاحبہ،	ایم پی اے

سیکرٹریٹ سٹاف

امجد علی ایڈیشنل سیکرٹری صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

ہدایت اللہ ڈپٹی سیکرٹری صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

عبدالوہاب اسسٹنٹ سیکرٹری صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

صوبائی اسمبلی سیکرٹریٹ صوبہ خیبر پختونخوا

رپورٹ مجلس قائمہ نمبر12 برائے محکمہ صحت

میں، چیئر پرسن مجلس قائمہ نمبر12 برائے محکمہ صحت مجلس قائمہ کی جانب سے درجہ ذیل اُمور پر رپورٹ پیش کرنے کا شرف حاصل کرتی ہوں۔

(1) سوال نمبر 354 منجانب جناب عنایت اللہ صاحب، ایم پی اے
(مذکورہ سوال ضمیمہ "الف" پر لف ہے جو کہ مورخہ 26 دسمبر 2018ء کو مجلس ھذا کو سپرد کیا گیا تھا)

(2) از خود نوٹس پر لیئے گئے درخواست بمراد قانون سازی برائے ڈینٹل ٹیکنیشن منجانب جناب عزیز اللہ صاحب، چیئر مین خیبر پختونخوا ڈینٹل ٹیکنیشن ایسوسی ایشن (مذکورہ درخواست ضمیمہ "ب" پر لف ہے)

2- کمیٹی نے دو اجلاسوں جو کہ بالترتیب مورخہ 22 فروری اور 27 مارچ 2019ء کو منعقد کئے گئے میں مذکورہ بالا اُمور پر غور کر کے نمٹایا جس میں مندرجہ ذیل اراکین کمیٹی نے شرکت کی۔

1-	جناب ظہور خان صاحب،	ایم پی اے
2-	جناب لیاقت علی صاحب،	ایم پی اے
3-	جناب وقار احمد خان صاحب،	ایم پی اے
4-	جناب ظاہر شاہ طورو صاحب،	ایم پی اے
5-	جناب صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب،	ایم پی اے
6-	جناب مصور خان صاحب،	ایم پی اے
7-	محترمہ آسیہ اسد صاحبہ،	ایم پی اے

3- جناب عنایت اللہ صاحب، ایم پی اے نے ان اجلاسوں میں محرک کی حیثیت سے شرکت کی۔

---

(1) سوال نمبر 354 منجانب جناب عنایت اللہ صاحب، ایم پی اے، -

(الف) پائیدار ترقی کے اہداف (Sustainable Development Goals) کے تحت یونیورسل ہیلتھ کوریج کے حصول کے لئے سفارشات مرتب کرنا؛ اور
(ب) صحت انصاف کارڈ کی غیر منصفانہ تقسیم کی تحقیقات، -

4- جناب عنایت اللہ صاحب، ایم پی اے / محرک نے مذکورہ سوال کے ضمن میں بتایا کہ اس کے ذریعے یہ بتانا مقصود تھا کہ صحت انصاف کارڈ کے تحت مخصوص طبقات کے لئے (Targeted subsidy) دی گئی ہے جو کہ (Sustainable Development Goals)(SDGs) کے مطابق یونیورسل ہیلتھ کیئر کوریج کے مقاصد کو پورا نہیں کرتا حالانکہ حکومت پاکستان نے ان مقاصد کی توثیق بھی کی ہے چونکہ محکمہ کا جواب تسلی بخش نہیں تھا۔اس لئے یہ سوال کمیٹی ھٰذا کو حوالے کیا گیا تاکہ کمیٹی یونیورسل ہیلتھ کیئر کوریج کے حصول کے بارے میں اپنی سفارشات پیش کر سکے اور صحت انصاف کارڈ کی غیر منصفانہ تقسیم کا جائزہ بھی لیا جائے۔اُنھوں نے بتایا کہ صحت انصاف کارڈ پُرانے سروے کے مطابق جاری کئے گئے جس سے ایسے لوگ رہ گئے ہیں جو کہ بہت زیادہ غریب ہیں لیکن سروے میں نام نہ ہونے کی وجہ سے ان کو انصاف کارڈ جاری نہیں کئے گئے۔دوسری طرف ایسے لوگوں کو بھی کارڈ جاری کئے گئے ہیں جو کہ صاحب استطاعت ہیں۔لہٰذا اُنہوں نے نئے صاف وشفاف سروے کرانے کی تجویز پیش کی۔

5- بعدازاں محکمہ سے درج ذیل معلومات فراہم کرنے کا استفسار کیا گیا،-

(الف) کمیٹی کو بتایا جائے کہ صحت انصاف کارڈ کے تحت علاج کتنا فیصد پرائیویٹ ہسپتال میں ہوا ہے۔اس سے اسٹیٹ لائف انشورنس کمپنی اور پرائیویٹ ہسپتالوں کو کتنا منافع ہوا ہے اور اس سلسلے میں حکومت نے کتنا بوجھ برداشت کیا ہے؟

(ب) کیا رحمان میڈیکل انسٹی ٹیوٹ (آر ایم آئی) اور نارتھ ویسٹ ہسپتال کے علاوہ دیگر پرائیویٹ ہسپتال حکومت کے بی ایچ یوز سے بھی بہتر ہیں جہاں پر صحت انصاف کارڈ کے تحت مریضوں کو ریفر کیا جاتا ہے؟

(ج) تمام اضلاع کی سطح پر جاری شدہ صحت انصاف کارڈ کی تفصیلات کیا ہیں؟(مذکورہ معلومات تحریری طور پر کمیٹی کو مہیا کی گئی)

(د) آیا جاری کردہ کارڈ غربت کے لئے کئے گئے سروے کے بنیادی خط (Baseline) سے مطابقت رکھتا ہے نیز جاری کردہ کارڈ پرانے مردم شماری کے مطابق کتنے فیصد آبادی کو دیئے گئے؟

6- محرک کے بیان (Statement) اور درج بالا سوالات کے ضمن محکمہ صحت کی طرف سے کمیٹی کو درج ذیل تفصیلات پیش کی گئیں،-

(الف) سیکرٹری محکمہ صحت (جناب ڈاکٹر فاروق جمیل صاحب) نے کمیٹی کو بتایا کہ یونیورسل ہیلتھ کوریج کا مطلب ہے کہ تمام لوگوں اور تمام طبقات کو بغیر کسی مالی مشکلات کے انکی ضرورت کے مطابق صحت کے سہولیات میسر کئے جائیں۔اُنہوں نے کہا کہ یونیورسل ہیلتھ کوریج کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ تمام لوگوں کو صحت سے متعلقہ خدمات کو مفت فراہم کیا جائے کیونکہ ان تمام خدمات کے تسلسل کے ساتھ مفت فراہمی کا بوجھ برداشت

نہیں کیا جاسکتا ہے۔اُنہوں نے بتایا کہ محکمہ پہلے ہی سے یونیورسل ہیلتھ کوریج کے حصول کی جانب گامزن ہے اور پہلے قدم کے طور پر غریبوں کے لئے ایس ایچ پی آئی کا آغاز کر دیا ہے۔اُنہوں نے بتایا کہ اس پروگرام کے تحت لوگوں کو صحت کی معیاری سہولیات کی فراہمی یقینی بنانا اور انکی مالی رکاوٹ کو کم کر کے بتدریج یونیورسل ہیلتھ کوریج کو حاصل کرنا ہے۔اس پروگرام کے تحت 65 فیصد سے زیادہ لوگوں کے لئے حکومت پریمیم ادا کرتی ہے۔یونیورسل ہیلتھ کوریج ایک ہمہ جہت طریقہ کار ہے جسکے حصول کے لیے اقوام عالم نے سال 2030ء تک کا عرصہ مقرر کیا ہے۔اُنہوں نے بتایا کہ ایس ایچ پی آئی سال 2015ء میں صرف چار اضلاع کی 21 فیصد آبادی کو اس پروگرام کے تحت شامل کیا گیا۔ سہولیات کی فراہمی میں کامیابی کے بعد اس کو سال 2016ء میں تمام اضلاع تک پھیلا دیا گیا جبکہ سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے ساتھ ساتھ ٹرشری ہیلتھ کیئر بھی اس پروگرام میں شامل کر دی گئی۔اُنہوں نے کمیٹی کو مزید بتایا کہ محکمہ اپنے محدود وسائل میں یونیورسل ہیلتھ کوریج کی حکمت عملی پر عمل پیرا ہے جس میں ابتدائی طور پر غریبوں کو مفت صحت کی سہولت دی گئی ہے جبکہ سرکاری ملازمین، مختلف نجی گروپس اور لوگوں کے لئے اگلے چار پانچ سالوں میں ہیلتھ انشورنس پروگرام کا آغاز کرنے کا ارادہ بھی ہے ۔ صحت انصاف کارڈ کے بارے میں اُنہوں نے بتایا کہ سال 2015ء میں صحت انصاف کارڈ کا کوریج کم تھا کیونکہ اس کا سکور 16 پی ایم ٹی تھا جو 2016ء میں بڑھ کر تقریباً 30 تک پہنچ گیا جبکہ موجودہ 32.5 پی ایم ٹی ہے جو کہ تقریباً 65 فیصد آبادی کا احاطہ کرے گا۔

(ب) ڈائریکٹر، ایس ایچ پی آئی (جناب ڈاکٹر رضا تنولی صاحب) نے کمیٹی کو مزید بتایا کہ ماضی میں سرکاری ہسپتالوں کو بجٹ ایلوکیشن ہوتی تھی جو کہ مفید نہیں تھی جبکہ اس کے متبادل طور پر پری پمنٹ سسٹم شروع کیا گیا۔ یونیورسل ہیلتھ کوریج کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر کسی کو صحت کارڈ کی سہولت بالکل مفت دی جائے بلکہ اُن لوگوں کی حکومت مدد کرے جن کی علاج کی استطاعت نہ ہو یا کم ہو۔اُنھوں نے بتایا کہ مذکورہ پروگرام میں فنانسنگ ماڈل پری پمنٹ کا ہے جو غریبوں کو فری مہیا کی جاتی ہے ۔ محکمہ کے پروگرام میں سیکنڈری اور ٹرشری کیئر کوریج شامل ہیں۔یونیورسل ہیلتھ کوریج آبادی، سروسز اور قیمت کی شیئرنگ پر کام کرتی ہے۔ان تینوں اطراف کی جانب ہمارا ماڈل گامزن ہے یعنی پاپولیشن کوریج چار اضلاع میں 21 فیصد سے 51 فیصد ہو گیا ہے اور محکمہ کا موجود ٹارگیٹ 65 فیصد کا ہے۔ابتدائی طور پر چار اضلاع میں جو سیکنڈری کیئر تھا ان کو ٹریشری کے لئے بھی شامل کیا چونکہ ہدف 2030ء کا ہے۔لہٰذا پرائمری کیئر کے لئے بھی کوشش جاری ہے کیونکہ اگر موجودہ وقت میں پرائمری کیئر کو شامل کیا جائے تو اس سے (Duplication) ہو گی کیونکہ پرائمری کیئر میں کہی نہ کہی بی ایچ یوز کی سطح پر لوگوں کو فری سہولت مہیا کی جاتی ہے۔انھوں نے کمیٹی کو بتایا کہ پچھلے دو سالوں کے دوران ایک لاکھ 39 ہزار ایڈمیشن ہسپتالوں میں ہوئے ہیں ان لوگوں میں تقریباً 60 فیصد سیکنڈری کیئر کے ہیں جن کی اوسط قیمت 27 ہزار روپے ہیں، گویا 5 سے 10 ہزار کے بجائے اوسطاً قیمت جو آئی ہے وہ 27 ہزار کی ہے جبکہ ایک فرد کا پیکج 30 ہزار روپے کا ہے یعنی مذکورہ شرح اس پیکج کے

اندر پورا (Cover) ہو رہا ہے۔ اُنھوں نے بتایا کہ جب مریض علاج کے لئے داخل ہوتا ہے تو وہاں سے مالی بوجھ کا آغاز ہوتا ہے۔ محکمہ داخل شدہ مریض کو ہیلتھ کیئر مہیا کرتی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ محکمہ نے بڈنگ کے مطابق گورنمنٹ اور خیبر پختونخوا پبلک پروکیورمنٹ کے قواعد کے تحت اسٹیٹ لائف انشورنس آف پاکستان کی خدمات حاصل کی ہے جس کے ساتھ معاہدہ ہے کہ پورے کنٹریکٹ کے دوران جو بچت ہو گی اس کا 80 فیصد محکمہ کو واپس کرے گی جبکہ 20 فیصد منافع کے طور پر اپنے پاس رکھے گی۔ موجودہ وقت میں اسٹیٹ لائف انشورنس کا خرچہ ایک سو چار پریمیم ہے جو کہ نقصان پر مبنی ہے یعنی اسٹیٹ لائف انشورنس کو اس پروگرام سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو رہا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ جب اسٹیٹ لائف کی خدمات حاصل کی گئی تھی اُس وقت ایک خاندان (جس میں 8 افراد شامل تھے) کا پریمیم ایک سال کیلئے صرف 1499 روپے تھا جبکہ لوگوں کو اس سلسلے میں مہیا کئے گئے سروسز 5 لاکھ 40 ہزار روپے ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ ایک تجویز ہے کہ انشورنس کمپنی کے بجائے محکمہ خود کسی فرم کے ذریعے مذکورہ پروگرام کی نگرانی کریں لیکن انشورنس کمپنی کی اپنی جائیداد (Assets) ہوتی ہے اگر ان کو کوئی نقصان کا سامنا ہوتا ہے تو وہ خود اس کی حفاظت کر سکتا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ اگر خریدار اور سروس مہیا کرنے والے کے درمیان میں فاصلہ (Split) رکھا جائے تو اس کی نگرانی اچھے طریقے سے ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے انشورنس کمپنی کو بطور خریدار (Purchaser) منتخب کیا گیا اور پبلک و پرائیویٹ ہسپتال کو خدمات بہم پہنچانے والے ادارے (Service provider) تصور کئے گئے جبکہ محکمہ کو ان دونوں کی نگرانی سونپی گئی۔ اُنھوں نے کمیٹی کو مزید بتایا کہ اب تک صحت انصاف کارڈ کے تحت 51 فیصد علاج کا خرچہ سرکاری ہسپتالوں میں آیا ہے جبکہ 49 فیصد خرچہ پرائیویٹ سیکٹر کے ہسپتالوں میں ہوا ہے۔ اُنہوں نے بتایا کہ حقیقت میں پرائیویٹ سیکٹر ہسپتال کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں ہے بلکہ حکومت کی پالیسی ہے کہ پبلک اور پرائیویٹ ہسپتالوں کے درمیان مقابلہ پیدا کیا جائے تاکہ پبلک سیکٹر کو جو شیئر ملے گا اس سے وہاں پر ترقی ہو گی اس طرح 51 فیصد حصہ پبلک سیکٹر ہسپتال کا بنتا ہے۔

7- اس موقع پر جناب عنایت اللہ صاحب، ایم پی اے نے تجویز پیش کی کہ کمیٹی ھٰذا یہ سفارش کرے کہ صحت انصاف کارڈ کے تحت پہلے سرکاری ہسپتالوں سے علاج لازمی قرار دے۔ ہاں اگر کوئی سپیشلائزڈ ٹریٹمنٹ سرکاری ہسپتال میں دستیاب نہ ہو یا دستیاب علاج کی کوالٹی بہتر نہ ہو تو پھر مریضوں کو پرائیویٹ ہسپتالوں میں ریفر کیا جائے۔

8- اس تجویز کے ضمن میں سیکرٹری محکمہ صحت نے کمیٹی کو بتایا کہ صحت انصاف کارڈ کے تحت اگر کسی پر قدغن لگائی جائے کہ انھوں نے صرف سرکاری ہسپتالوں میں علاج کرنا ہے تو یہ زیادتی ہو گی کیونکہ جب کسی کو کوئی آسانی مہیا کی جا رہی ہو تو اس بندے پر منحصر ہے کہ وہ جہاں پر جانا چاہے پرائیویٹ یا پبلک ہسپتال میں علاج کرا سکتا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ 51 فیصد لوگ سرکاری ہسپتالوں میں علاج کے لئے جاتے ہیں جو کہ ایک بہتر شرح ہے اور اس میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔

9- درجہ بالا تجویز پر کمیٹی ممبران نے فرداً فرداً درجہ ذیل اراء پیش کیں،-

(الف) جناب ظہور خان صاحب، ایم پی اے نے کہا کہ ہمارے ملک میں اگر تعلیم کو دیکھا جائے تو لوگ سرکاری سکولوں کے بجائے پرائیویٹ سکولوں کو ترجیح دیتے ہیں اسی طرح سرکاری ہسپتالوں کے بجائے لوگ پرائیویٹ ہسپتالوں میں علاج کو ترجیح دیتے ہیں جس پر وہ بہت خوش ہوتے ہیں کہ پرائیویٹ ہسپتال میں صحت کارڈ کے تحت علاج کیا جاسکتا ہے۔ اگر سارا بوجھ سرکاری ہسپتالوں پر ڈالا جائے تو اس کے لئے سرکاری ہسپتالوں کی استعداد بڑھانے کی ضرورت ہوگی۔ اُنہوں نے موجودہ طریقہ کار کو برقرار رکھنے کی رائے دی۔

(ب) جناب لیاقت علی صاحب، ایم پی اے نے بھی موجودہ طریقہ کار کو برقرار رکھنے کی رائے دی تاہم اُنہوں نے کہا کہ پرائیویٹ ہسپتال پر چیک اینڈ بیلنس کا نظام ہونا چاہیئے کہ وہ کس درجہ کا ہسپتال ہے۔ ایسا نہ ہو کہ پرائیویٹ ہسپتال سرکاری ہسپتال سے بھی کم درجہ کا ہو۔ انھوں نے کہا کہ جیسا کہ محکمہ بتا رہی ہے کہ جس ہسپتال میں چار اسپیشلسٹ ڈاکٹر موجود نہیں ہوتے اس کو صحت کارڈ میں شامل نہیں کیا جاتا۔ للہذا اس معیار پر پرائیویٹ ہسپتالوں کو دیکھنا چاہیئے۔ اُنہوں نے مزید بتایا کہ حکومت کی پالیسی یہ نہیں کہ صرف علاج سرکاری ہسپتال میں ہو اور پرائیویٹ میں نہ ہو بلکہ جو معیار سرکاری ہسپتال کے لئے مقرر ہے وہی پرائیویٹ کے لئے مقرر کرنا چاہیئے۔

(ج) محترمہ آسیہ اسد صاحبہ، ایم پی اے نے کہا کہ سرکاری ہسپتالوں کا معیار بہت اچھا ہے۔ للہذا مذکورہ پروگرام کے تحت علاج سرکاری ہسپتالوں میں کرایا جائے۔ انھوں نے بتایا کہ سرکاری ہسپتالوں میں صحت انصاف کارڈ پر علاج کرنے کی ترجیح دونگی اگر اسپیشلائزڈ ٹریٹمنٹ سرکاری ہسپتال میں میسر نہ ہو تو پھر پرائیویٹ ہسپتال میں علاج کرنا چاہیئے۔

(د) جناب وقار احمد خان صاحب، ایم پی اے نے رائے دی کہ وہ جناب عنایت اللہ صاحب، ایم پی اے کی تجویز سے متفق ہے تاہم سرکاری ہسپتالوں میں ایسی بہتری لائی جائے تاکہ ان پر عوام کا اعتماد بحال ہو اور علاج بھی کرا سکے۔

(ھ) جناب ظاہر شاہ طورو صاحب، ایم پی اے نے بتایا کہ سرکاری ہسپتالوں کی استعداد کار بڑھائی جائے۔ اُنہوں نے صحت کارڈ کے ذریعے پہلے سرکاری ہسپتال میں علاج کرانے کے حق میں رائے دی۔

(و) جناب صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، ایم پی اے نے جناب عنایت اللہ صاحب، ایم پی اے کی تجویز سے اتفاق کیا۔

(ز) جناب مصور خان صاحب، ایم پی اے نے رائے دی کہ صحت انصاف کارڈ کے تحت علاج پرائیویٹ ہسپتال کے بجائے سرکاری ہسپتال میں کرانا چاہیئے کیونکہ پرائیویٹ ہسپتال میں میل ملاپ سے صحت انصاف کارڈ پر علاج کیا جاتا ہے اور کارڈ کا غلط استعمال ہوتا ہے جس کا ریکارڈ بھی موجود ہے۔ لہٰذا پرائیویٹ ہسپتالوں کی جگہ مذکورہ کارڈ کے تحت سرکاری ہسپتال میں علاج ہونا چاہیئے۔

(ح) زیر دستخطی نے اپنی رائے کا اظہار کیا کہ اکثر سرکاری ہسپتالوں میں ڈاکٹر مریضوں کو بغیر کسی وجہ پرائیویٹ ہسپتال کو علاج کے لئے ریفر کیا جاتا ہے۔ لہٰذا علاج ڈاکٹر کی مرضی پر نہیں بلکہ مریض کے مرضی کے مطابق ہونا چاہیئے کہ وہ کس ہسپتال میں علاج کروانا چاہتا ہے تاہم پرائیویٹ ہسپتالوں کے معیار کی نگرانی کرنی چاہیئے۔ نیز محکمہ صحت سرکاری ہسپتالوں کے ڈاکٹروں کے اس طرز عمل پر بھی نظر رکھے کہ وہ صحت انصاف کارڈ کے مریضوں کو اپنے کلینکس علاج کی غرض سے ریفر نہ کر سکے۔

10- ڈاکٹر سلیمان خان صاحب، میڈیکل ڈائریکٹر، لیڈی ریڈنگ ہسپتال، پشاور نے کمیٹی کے نوٹس میں یہ بات لائی کہ جوڑوں کی بیماریاں صحت انصاف کارڈ میں شامل نہیں ہیں باوجود یہ کہ اس پر بہت زیادہ خرچہ آتا ہے اور ان کی ایک انجکشن کی قیمت 22250 روپے جبکہ ایک ان فیوژن کی قیمت 50 یا 60 ہزار روپے ہے جو کہ ہر ماہ لگائی جاتی ہے۔ لہٰذا کمیٹی اس سلسلے میں اپنی سفارشات مرتب کریں۔

<u>سفارشات:-</u>

11- کمیٹی نے مذکورہ سوال کو محکمہ کی طرف سے پیش کردہ معلومات اور ممبران کی اراء کی روشنی میں نمٹاتے ہوئے درج ذیل سفارشات مرتب کیں،-

(1) کمیٹی نے کثرت رائے سے سفارش کی کہ صحت انصاف کارڈ کے تحت پہلے سرکاری ہسپتالوں سے علاج کرانا لازمی قرار دے۔ ہاں اگر کوئی سپیشلائزڈ ٹریٹمنٹ سرکاری ہسپتال میں دستیاب نہ ہو یا دستیاب علاج کی کوالٹی بہتر نہ ہو تو پھر مریضوں کو پرائیویٹ ہسپتالوں میں ریفر کیا جائے۔

(2) کمیٹی نے متفقہ طور پر جوڑوں کی بیماری کو صحت انصاف کارڈ میں شامل کرنے کی سفارش کی۔

---

(2) درخواست بمراد قانون سازی برائے ڈینٹل ٹیکنیشن منجانب جناب عزیز اللہ صاحب، چیئرمین خیبر پُختونخوا ڈینٹل ٹیکنیشن ایسوسی ایشن،-

12- چیئرمین خیبر پختونخواڈینٹل ٹیکنیشن ایسوسی ایشن (جناب عزیزاللہ صاحب) نے کمیٹی کو اپنی درخواست پیش کرتے ہوئے کہاکہ سابقہ سپیکر صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا جناب اسد قیصر صاحب نے اُن کی درخواست سابقہ قائمہ کمیٹی کو حوالے کی تھی تاکہ ہمارے لئے قانون سازی کی جاسکے۔ مذکورہ کمیٹی نے اپنی سفارشات محکمہ کو دی جس پر محکمہ صحت نے ہیلتھ کیئر کمیشن کو 90 دن کا وقت دیاکہ پیرامیڈکس کے لئے جاب ڈسکرپشن تیار کریں لیکن آج تک اس پر کوئی کام نہیں ہوئی ہے۔ خیبر پختونخواڈینٹل ٹیکنیشن ایسوسی ایشن اس صوبہ میں ہزاروں ممبران پر مشتمل ہے اور حکومت کے ساتھ رجسٹرڈ ایسوسی ایشن ہے جوکہ اپنے لئے حکومت سے قانون مانگ رہی ہے۔ اس لئے کمیٹی سے درخواست ہے کہ جب تک ہمارے لئے قانون نہ بنایا جائے اُس وقت تک ہیلتھ کیئر کمیشن کو ہدایات جاری کی جائے کہ ڈینٹل ٹیکنیشن اور پیرامیڈیکس کو بے جاتنگ نہ کیا جائے۔

13- سیکرٹری محکمہ صحت نے اس ضمن میں کمیٹی کو بتایاکہ اس سلسلے میں ہیلتھ کیئر کمیشن کے ساتھ اجلاس منعقد کیا گیا تھا جس میں یہ معلوم ہواکہ چار کونسلز پی ایم ڈی سی کے تحت قائم ہیں جس میں ڈاکٹروں کے لئے ڈاکٹرز کونسل، نرسنگ کے لئے نرسنگ کونسل، ہومیوپھیتک کے لئے ہومیوپھیتک کونسل اور طب کے لئے طب کونسل شامل ہیں جو اپنے اپنے مقرر کردہ حدود کے اندر کام کررہے ہیں۔ سپریم کورٹ نے ایک فیصلہ میں یہ واضح احکامات جاری کئے ہیں کہ ان کونسل کے حدود سے جو اہلکار باہر ہوگا وہ اطائی تصور کیا جائے گا اور ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ اُنہوں نے کہاکہ بعدازاں سپریم کورٹ کے مذکورہ فیصلے کے خلاف پیرامیڈیکس ایسوسی ایشن نے ایک سی ایم اے بھی جمع کرائی جس کو عدالت عظمیٰ نے مسترد کردیا۔ انھوں نے بتایاکہ اگر دوسرے کونسل کی طرح ڈینٹل ٹیکنیشن کے لئے بھی ایک کونسل بنائی جائے تو پھر وہ بھی قانونی تصور ہوں گے لیکن اس ضمن میں قانون سازی وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے جبکہ خیبر پختونخواہیلتھ کیئر کمیشن ایک ریگولیٹری ادارہ ہے جو قانون کو بنانے اور مرتب کرنے کا اختیار نہیں رکھتا۔ اُنہوں نے مزید بتایاکہ درخواست گزار نے غلط معلومات فراہم کی ہیں کہ ڈینٹل ٹیکنیشن کی جاب ڈسکرپشن مذکورہ کمیشن بنائے گی، یہ نہ تو اس کمیشن کے دائرہ اختیار میں آتا ہے اور نہ ہی اس کو تفویض کیا گیا ہے۔

14- جناب عنایت اللہ صاحب، ایم پی اے نے تجویز دی کہ پیرامیڈیکس اور ڈینٹل ٹیکنیشن کے لئے کوئی کونسل یا پالیسی ہونا چاہیئے کیونکہ ان میں ہزاروں لوگ شامل ہیں اور یہ لوگ صحت کے تمام شعبوں اور اداروں میں موجود ہیں۔

15- کمیٹی کو بتایا گیاکہ گزشتہ اسمبلی کی قائمہ کمیٹی میں بھی ان کے درخواست پر غور کیا گیا تھاکہ کیا صوبائی اسمبلی اس کے لئے قانون سازی کرسکتی ہے یا نہیں؟ چونکہ اب اس پر سپریم کورٹ کا فیصلہ موجود ہے اور محکمہ کا موقف بھی واضح ہوگیا ہے

کہ صوبائی سطح پر ان کے لئے کوئی قانون سازی نہیں کی جاسکتی بلکہ ان کے لئے الگ ایک کونسل بنانے کے لئے متعلقہ وفاقی ادارے کو سفارش کی جاسکتی ہے۔

سفارش:-

16- کمیٹی نے مذکورہ درخواست کو نمٹاتے ہوئے سفارش کی کہ محکمہ صحت، خیبر پختونخوا، ڈینٹل ٹیکنیشن کو قانونی دائرے میں لانے کے لئے اوران کے لئے ایک الگ کونسل بنانے کے لئے متعلقہ وفاقی ادارے کے ساتھ موثر رابطہ قائم کرے۔

17- پیراگراف نمبر 11اور16 میں مندرج سفارشات بغرض منظوری ایوان میں پیش کیے جاتے ہیں۔

(ڈاکٹر سمیرا شمس)

ایم پی اے /چیئرپرسن

مجلس قائمہ نمبر 12 محکمہ صحت